مجلّہ ''نقیب'' | شمارہ نمبر 43 | مارچ 2012ء | زیرِ اہتمام گہوارۂ ادب (پاکستان)

ہم کیسی قوم ہیں؟

تحریر: محمد محسن

جب مصر میں جمال عبدالناصر کی حکمرانی تھی۔ اس وقت اسرائیل کے اکسانے پر برطانیہ نے مصر پر حملہ کر دیا تو مصر نے سوئز نہر میں کئی بحری جہاز ڈبو دیئے اور فوج کا راستہ روک دیا۔ ناصر چونکہ روس کے بلاک کے ملکوں کی سپورٹ رکھتے تھے لہٰذا انھوں نے روس کے وزیر اعظم کو مدد کے لئے پکارا۔ جس پر انھوں نے اقوام متحدہ کے سکیورٹی کونسل میں پہنچے، جوتا اتارا اور دھڑا دھڑ میز پر مارنا شروع کر دیا۔ انھوں نے اپنے اس عمل سے سب کو حیران کر دیا اور برطانوی سفیر کو مخاطب کر کے حکم دیا کہ فورا جنگ ختم کر دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے میں پیچھے ہٹ جاؤ، ورنہ لندن میں چھ فٹ پانی کھڑا کردوں گا اور پھر میز پر جوتا مار کر نکتیا روانہ ہوگئے۔ ان کے اس عمل پر پوری دنیا میں ہلچل مچ گئی، ماحول نہایت خراب ہوگیا۔ برطانوی اخبارات نے اپنی حکومت کے خلاف سخت اداریے لکھے، کہا گیا کہ آج برطانوی قوم کی ناک کٹ گئی۔ ایک اخبار نے یہاں تک لکھا کہ حکمراں قوم کی نمائندگی کرتے ہیں اور جس قسم کی قوم ہوتی ہے ویسے ہی حکمراں ہوتے ہیں تو اب برطانوی قوم کو یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ کس قسم کی قوم ہے۔ اس اداریے کے چھپنے کے دوسرے ہی روز برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن اپنی کابینہ میں آئے اور اعلان کیا کہ مجھ سے غلطی ہوگئی اور میں قوم سے معافی مانگتا ہوں۔ قیام پاکستان سے اب تک ایک منصوبے کے تحت انگریزوں کے آشیر باد یافتہ جاگیردار اور وڈیرے ہی اس ملک پر حکمرانی کرتے چلے آرہے ہیں جنہیں اس بات سے کوئی غرض نہیں، انھیں تو صرف اس بات سے غرض ہے کہ وہ اپنے بینک اکاؤنٹس اور اثاثے کیسے بڑھائے جائیں۔ ہمارا ملک کئی قسم کی قیمتی معدنیات سے مالا مال ہے اور پاکستان کی تقریباً تمام زمین کاشتکاری کے لائق ہے، تو پھر ملک میں یہ بحران کیسے پیدا ہوجاتے ہیں؟ یہ لمحہ فکریہ ہیں، بجلی کا بحران کوئلے یا نیوکلیئر پاور سے مکمل طور پر ختم کیا جاسکتا ہے بلکہ اس سے پاکستان اپنی ضرورت سے زیادہ بجلی پیدا کرسکتا ہے مگر ایسا کر دیا گیا تو پھر عوام کی توجہ اپنی جانب سے ہٹانے کا ایک بہترین ایشو بھی ہاتھ سے نکل جائے گا۔ یہ لوگ سمجھتے ہے کہ اس طرح سے وہ قوم کو بے وقوف بنا رہے ہیں اور آنے والے انقلاب کا راستہ روک سکتے ہیں مگر یہ ممکن نہیں۔ ہمیں آج دنیا کو یہ بتادینا ہے کہ پاکستانی قوم کمزور قوم نہیں بلکہ یہ وہ قوم ہے۔ اس ملک میں ایسا قائد بھی ہے جس کا تعلق ملک کے 98 فیصد غریب و متوسط طبقے سے ہے، جس نے اپنی تحریک کا آغاز پاکستان کی سیاسی روایت کے برخلاف صرف 120 گز کے چھوٹے سے مکان سے کیا اور گورنمنٹ اداروں سے تعلیم حاصل کی اور غربت، بھوک و افلاس کو خود محسوس کیا اور اپنے کارکنان کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر تحریکی کام کئے۔ پاکستانی تاریخ کو دیکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہے کہ آج تک جس نے بھی پاکستان کا نام روشن کیا ہے اس کا تعلق 98 فیصد غریب و متوسط طبقے سے ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کی وہ واحد سیاسی جماعت ہے جس کے قائد و رہنماؤں سمیت تمام کارکنان کا تعلق ملک کے 98 فیصد غریب و متوسط طبقے سے ہے اور ایم کیو ایم نے ہمیشہ پاکستان کا نام پوری دنیا میں روشن کرتے ہوئے پاکستان کی ایک مثبت شکل پیش کی۔ متحدہ قومی موومنٹ نے 19 فروری 2012ء کو باغِ جناح کراچی میں دنیا کا سب سے بڑا خواتین کا جلسۂ عام کروا کہ پوری دنیا کو یہ بتادیا کہ پاکستان کی خواتین بھی کسی سے کم نہیں اور وہ بھی ملک کی فلاح و بہبود میں اپنا اہم کردار ادا کرتی رہے گی۔ متحدہ قومی موومنٹ وہ واحد جماعت ہے جو عوام میں سے ہے اور عوام کے لئے ہے۔ جو عوام کے غم کو بخوبی سمجھتی ہے اور اس کے ازالے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ متحدہ قومی موومنٹ کے قائد بانی و قائد تحریک محترم الطاف حسین کے زیرِ سایہ تربیت حاصل کرنے والے کارکنان پاکستان کی عزت و آبرو اور پاکستانی قوم کے وقار کے لئے ہمہ وقت تیار ہے اور بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریگے۔ آج اس تحریک کا 28 واں یوم تاسیس ہے، تمام حق پرستوں کو ایم کیو ایم کا یوم تاسیس مبارک ہو۔

''کچھ اہل ستم کچھ اہل چشم اس ملک کو ڈھانے آئیں تھے
دہلیز کو چوم کہ چھوڑ گئے جو دیکھا پتھر بھاری ہے''

☆☆☆☆☆